گستاخ ولد الحرام



صاحبِ تصانیفِ کثیرہ، محدث بہاولپوری

حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم

گستاخ ولد الحرام

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، مُفسرِ اعظم پاکستان، خلیفہ مفتی اعظم ھند

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح

محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ

﴿پیش لفظ﴾

الحمد للّٰہ بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان (حلقہ اورنگی ٹاؤن) گذشتہ چند سالوں سے اورنگی ٹاؤن میں صاحبزادہ فیاض احمد اُویسی صاحب مدظلہ العالی کی زیرِ سرپرستی دینِ متین اور سلسلہ اُویسیہ کی خدمت میں مشغول ہے۔ بزم کا مقصد دینِ متین کے پیغام کو عام کرنا اور سلسلہ اُویسیہ سے لوگوں کو وابستہ کر کے حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کروانا ہے جو کہ عین شریعت اور سُنتِ نبوی کی عکاسی کرتی ہے۔

اس سلسلے میں ہر ماہ محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں ذکر اللہ و ذکرِ رسول ﷺ سے محفل کو معطر کر کے لوگ اپنے دلوں کو نُور سے مُنور کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ جیسا کہ سب کے علم میں ہے کہ حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ کی کُتب کی ایک بڑی تعداد اب تک غیر مطبوعہ ہے۔ اس سلسلے میں حلقہ اورنگی ٹاؤن وقتاً فوقتاً رسائل کو شائع کر کے اُن کی تقسیم پر بھی کام کر رہی ہے۔ اب تک ''زکوٰۃ کسے دیں؟''، ''نزھۃ النظر فی شرح حزب النصر'' اور اب یہ تیسری کاوش ''گستاخ ولد الحرام'' منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

اس سلسلے میں جس نے بھی مالی، جانی یا کسی بھی طرح تعاون کیا اللہ پاک اُنہیں دارین کی نعمتوں عطاء فرمائے کیونکہ احباب کے تعاون کے بغیر یہ کام ممکن نہ تھا۔ (حلقہ اورنگی ٹاؤن)

﴿حضرت فیض ملت کی چند تصانیف پر ایک نظر﴾

حضور مفسر اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اُویسی صاحب علیہ الرحمۃ کی درج ذیل کتب خدمت اسلام کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

۱۔	ترجمہ روح البیان بنام فیوض الرحمان	16 جلدوں میں
۲۔	عربی تفسیر بنام فضل المنان تفسیر آیات القرآن	10 جلدوں میں
۳۔	اردو تفسیر بنام فیض القرآن	30 جلدوں میں
۴۔	فیض الرسول فی اسباب النزول	10 جلدوں میں
۵۔	شرح حدائق بخشش	25 جلدوں میں
۶۔	شرح مثنوی ومعنوی (مولانا روم)	25 جلدوں میں
۷۔	الفیض الجاری شرح صحیح البخاری	10 جلدوں میں
۸۔	احادیث موضوعہ	5 جلدوں میں
۹۔	مواعظِ اُویسیہ	10 جلدوں میں
۱۰۔	المحات فی شرح مشکوٰۃ	5 جلدوں میں
۱۱۔	کشکولِ اُویسی	10 جلدوں میں
۱۲۔	فیصلہ ہشت مسئلہ (رسائلِ اویسیہ)	10 جلدوں میں
۱۳۔	فتاویٰ اُویسیہ	10 جلدوں میں
۱۴۔	شرح دارمی	8 جلدوں میں
۱۵۔	تفسیرِ اُویسی	15 جلدوں میں
۱۶۔	ترجمہ مسلم مع مختصر حاشیہ	10 جلدوں میں
۱۷۔	ترجمہ ترمذی مع مختصر حاشیہ	5 جلدوں میں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

امابعد! دینِ اسلام کے خلاف ہزاروں فتنے اُٹھے اور بڑے زوروں پر بے دینی کے طوفان بپا کر کے مٹے اور ایسے مٹے کہ اب اُن کا نام تک داستانوں میں نہیں۔ ایسے ہی تا قیامت تک ایسے طوفان اُٹھتے اور مٹتے رہینگے بالخصوص جس کے تحت محبوبانِ خدا کی بے ادبی و گستاخی اُن کا اوڑھنا بچھونا ہو اس کا بانی ولدالزنا یا کم از کم ولدالحرام ضرور ہوگا۔ ہم نے اپنے دور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اہلِ بیت عظام اور اولیاء و صلحاء و علمائے اہلِ سنت کے بلکہ ماں باپ کے بے ادب و گستاخوں کے متعلق تجسس اور تحقیق کی تو سو فیصد تجربہ صحیح نکلا۔ اسی لئے فقیر سابقہ تحریکوں کے سربراہوں اور سرغنوں کی تاریخ کے ساتھ قرآن و حدیث اور مسائلِ شرعیہ کے اُصول سے ثابت کریگا کہ گستاخ 'ولدالحرام' ہے اور یہی اس رسالہ کا نام ہے۔

اپنے دور کے چند مشاہیر (معروف لوگوں) کے نام لکھدوں گا اور اُن مشاہیر کے پیروکاروں سے گزارش کرونگا کہ اپنے دور کے اُن مشاہیر کے متعلق نطفۂ حرامی کی بات سچی ہے تو یقیناً سابقہ تحریکوں کی گمراہی کی طرح ان لوگوں کی گمراہی پر بھی یقین کر کے اس کی تحریک سے توبہ کر کے قدیمی مذہب حق اہلِ سنت کے دائرہ میں آجائیں۔ اسی میں تمہاری اور ہم سب کی نجات ہے۔

وَ مَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغ

فقیر قادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

گستاخ ولد الزنا ﴿قرآنِ پاک کا فیصلہ ہے کہ گستاخ بے ادب، ولدالزنا اور حرام زادہ ہے چنانچہ نبی پاک، شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم کے گستاخ اور بے ادب کو ولدالزنا اور ولدالحرام فرمایا بلکہ اس کی مذمت سخت سے سخت کلمات سے یاد فرمائی۔ ملاحظہ ہو۔

وَ لَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ ۙ﴿o﴾ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ ﴿o﴾ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ﴿o﴾ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ ﴿o﴾ اَنۡ کَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِیۡنَ ﴿o﴾ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿o﴾ سَنَسِمُہٗ عَلَی الۡخُرۡطُوۡمِ ﴿o﴾

(پارہ ۲۹، سورۃ القلم، آیت ۱۰ تا ۱۶)

ترجمہ: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنے دینے والا، بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا، بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا گنہگار، دُرشت خُو (بدمزاج)، اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا، اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے، جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہتا ہے اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی (صورت) پر داغ دیں گے۔

بے ادبی و گستاخی کیا تھی؟ قارئین حیران ہونگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن مجید میں اتنے سخت اور شدید کلمات کیوں استعمال فرمائے۔ کیا اُس (ولید بن مغیرہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم کو گالی دی تھی یا ظاہری نقائص وعیوب بتائے نہیں ہرگز نہیں صرف عام رسم ورواج کے مطابق حبیبِ خدا سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم کو مجنوں کہا۔ بظاہر تو یہ اتنی بے ادبی اور گستاخی کسی کو معلوم ومحسوس نہ ہوتی ہو لیکن نبوت کی شان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت اور شدید ترین گستاخی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے دس عیوب واضح فرمائے بالخصوص ستار العیوب ربِ کریم بے نیاز نے بے ادب کو ولد الزنا کہہ کر جو شانِ ستاری کے خلاف تھا ظاہر فرمادیا تا کہ آنے والے کو یقین ہو جائے کہ ہر گستاخ اور بے ادب یقیناً ولد الزنا یا کم از کم ولد الحرام ضرور ہوگا چنانچہ نازل شدہ آیات کے مورد (پورے اُترنے والے) شخص کے متعلق پردہ کھلا۔

حرامی کی ماں کا اعتراف مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے سے جا کر کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم) نے میری حق میں دس باتیں فرمائیں ہیں نو (۹) کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو تُو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا تو اُس سے ہے۔[۱]

تصدیق ہوگئی قرآن مجید کی تصریح سے ثابت ہوگیا کہ واقعی گستاخ ولد الحرام ہے اور "سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ" کا مطلب یہ ہے کہ اس کا چہرہ بگاڑ دینگے اور اس کی بد باطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کر دیں گے تا کہ اُس کے لئے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہوکر رہی اور اس کی ناک دغیلی ہوگئی کہتے ہیں کہ اس کی ناک کٹ گئی۔ (خازن ومدارک وجلالین وغیرہ)[۲]

---

[۱] (تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۲۹، سورۃ القلم، آیت ۱۳)

[۲] (تفسیر الخازن، سورۃ القلم، الآیات ۱۶ الی ۲۰، جلد ۴، صفحہ ۳۲۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(تفسیر النسفی، سورۃ القلم، آیت ۱۶، جلد ۳، صفحہ ۵۲۱، دار الکلم الطیب، بیروت)

(تفسیر الجلالین، سورۃ القلم، آیت ۱۶، جلد ۱، صفحہ ۷۵۸، دار الحدیث، القاھرۃ)

ناظرین ﴾ہمیں تو پورا یقین ہے کہ ہر بے ادب اور گستاخ ولدالحرام ہوتا ہے ناظرین کو بھی یقین ہونا چاہیے لیکن چونکہ دورِ حاضرہ میں حق کی آواز کو بہت کم سنا جاتا ہے اسی لئے فقیر چند دیگر قوی شواہد پیش کرتا ہے تاکہ شکی کا شک زائل (ختم) ہو اور یقین والوں کا ایمان تازہ۔

دوسرے ولد الزنا کی نبوی خبر﴾

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُوْنَ القُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ، وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ المَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ هَذَا الحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهُ [۳]

یعنی سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم کے پاس حاضر تھے اور آپ کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا جو بنی تمیم قبیلہ میں سے تھا اور کہا یارسول اللہ عدل کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم نے فرمایا تیری خرابی ہو جب میں ہی عدل نہ کروں تو پھر کون کریگا؟ اور جب میں نے عدل نہ کیا تو تُو محروم اور بدنصیب ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ سلم حکم دیجئے کہ میں اس کی گردن ماروں ۔فرمایا جانے دو اِس کے رفقاء ایسے لوگ ہیں کہ اُن کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں تم لوگ اپنی نمازوں وروزوں کو حقیر سمجھوگے، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق کے نیچے نہ اُترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے

[۳] (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاِ سلام، حدیث ۳۶۱۰، جلد۲، صفحہ ۱۳۵، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

تیرکمان سے نکل جاتا ہے کہ تیر کے پَر کو دیکھا جائے لیکن اس پر کوئی نشان نہیں پھر اس کے پیکان (نوک) کو دیکھا جائے اور وہاں بھی کوئی نشان نہیں کیونکہ وہ جانور کے جسم سے تیر چلایا گیا تھا پھر اُس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی نشان نہیں۔نشانی اُن کی یہ ہے کہ اُن میں ایک سیاہ فام ہوگا جس کا ایک بازو مثلِ عورت کے پستان کے یا مثلِ گوشت پارا(گوشت کے ٹکڑے) کے حرکت کرتا ہوگا وہ لوگ اُس وقت نکلیں گے جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس حدیث کو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اُن لوگوں کو قتل کیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اُنہوں نے بعد فتح کے حکم دیا کہ اس شخص کو تلاش کیا جائے جس کی خبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے دی تھی چنانچہ جب اُس کی لاش لائی گئی دیکھا میں نے کہ جتنی نشانیاں اُس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے بیان فرمائی سب اُس میں موجود تھیں۔

غور فرمایئے کہ احمق کے ذہن میں آیا کہ عدل ایک عمدہ شئے ہے اگر صاف صاف حضور سرورِعالم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کو کہہ دیا جائے تو کیا مضائقہ ہے اُس بیوقوف نے یہ خیال نہ کیا کہ بات تو چھوٹی ہے مگر بانسبت شانِ نبوی کے کتنی بڑی بے ادبی ہوگی اور انجام اُس کا کیا ہوگا چنانچہ اسی بے ادبی پر واجب القتل ہوگیا تھا مگر چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کو منظور تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہاتھ سے اپنے تمام شریکوں کے مارا جائے اس لئے باوجود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست منع فرمادیا۔

نتیجہ ظاہر ہے کہ اس ایک گستاخی نے اُس شخص کو کہاں پہنچادیا اور وہ کثرتِ عبادت اور ریاضت اُس کے کسی کام نہ آئی۔

گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے پر خوشی کا منظر گستاخِ نبوت کتنا ہی اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کا زاہد و عابد ہو ہمارے نزدیک ہمارے جوتے کی نوک کے برابر بھی نہیں بلکہ ہمارے اسلاف تو ایسے بدبختوں کے قتل کرنے سے بہت خوش ہوتے چنانچہ ملاحظہ ہو

عن نبیط بن شریط قال لما فرغ علی من قتال أھل النھر قال اقلبوا القتلی فقلبناھم حتی خرج فی آخرھم رجل أسود علی کتفہ مثل حلمة الثدی فقال علی اللّٰہ أکبر واللّٰہ ما کذبت ولا کذبت کنت مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وقد قسم فیئا فجاء ھذا فقال یا محمد اعدل فواللّٰہ ما عدلت

منذ اليوم فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثکلتك أمك ومن یعدل علیك إذا لم أعدل فقال عمر بن الخطاب یا رسول اللّٰہ ألا أقتله فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا دعه فإن له من یقتله فقال صدق اللّٰہ ورسوله۔ (کنز العمال) [۴]

یعنی عبیط ابنِ شریط مروی ہے کہ جب فارغ ہوئے علی اہلِ نہروان کے قتل سے کہا کہ لاشوں میں اُس شخص کو تلاش کرو۔ جب ہم نے خوب ڈھونڈھا تو سب کے آخر میں ایک شخص سیاہ فام نکلا جس کے شانہ پر ایک گوشت پارہ (گوشت کا ٹکڑا) مثل سرِ پستان کے تھا یہ دیکھتے ہی حضرت علی نے کہا اللّٰہ اکبر قسم ہے خدا کی نہ مجھے جھوٹی خبر دی گئی نہ میں اُس کا مرتکب ہوا۔ ایک بار ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم عدل کیجئے کہ آج آپ نے عدل نہیں کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں تجھ پر روئے جب میں عدل نہ کروں تو پھر کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قتل نہ کروں فرمایا نہیں اس کو چھوڑ دو اس کو قتل کرنے والا کوئی اور شخص ہے۔ حضرت علی نے یہ کہہ کر کہا ”صدق اللّٰہ“ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فلہٰذا اس میں کسی قسم کے شک اور شبہ کی بات نہیں۔

فائدہ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ سب سے پہلے وہی شخص قتل کیا گیا اس لئے کہ اُس کی لاش تمام لاشوں کے نیچے تھی۔

نتیجہ ظاہر ہے کہ اس ایک گستاخی نے اُس شخص کو کہاں پہنچا دیا اور وہ کثرتِ عبادت اور ریاضت اس کی کسی کام نہ آئی۔

ازالۂ وھم نیکی اور عبادت بہرحال اچھا کام ہے لیکن جس نیکی اور عبادت میں نبوت و رسالت کی تنقیص (توہین) مطلوب ہو وہ نیکی بھی کفر بن جاتی ہے اُس شخص کا مطلب بھی تنقیصِ رسالت تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِی بَرْزَةَ أَنَّهُ أَتَی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِیرَ فَجَعَلَ یَقْسِمُهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ أَبْیَضَانِ بَیْنَ عَیْنَیْهِ أَثَرُ السُّجُودِ وَکَانَ یَتَعَرَّضُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُعْطِهِ فَأَتَاهُ فَعَرَضَ لَهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَلَمْ یُعْطِهِ شَیْئًا فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ یَمِینِهِ فَلَمْ یُعْطِهِ شَیْئًا ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهِ فَلَمْ یُعْطِهِ شَیْئًا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَلَمْ یُعْطِهِ شَیْئًا فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ مُنْذُ

---

[۴] (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فتن الخوارج، جلد ۱۱، صفحہ ۳۱۸، مؤسسۃ الرسالۃ)

الْيَوْمَ فِي الْقِسْمَةِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَا تَجِدُونَ أَحَدًا أَعْدَلَ عَلَيْكُمْ مِنِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ عَلَيْكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هَكَذَا يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ثَلَاثًا ، شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا۔ ۵

یعنی حضرت ابی برزہ نے فرمایا کہ کہیں سے دینار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے تھے آپ نے اُس کو تقسیم فرمانا شروع کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص سیاہ فام تھا سر کے بال کترایا ہوا اور سفید کپڑے پہنا ہوا جس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں اثر سجدہ کا نمایاں تھا چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ عنایت فرمادیں مگر کچھ نہ دیا روبرو آکر سوال کیا کچھ عنایت نہ فرمایا داہنے طرف سے آکر سوال کیا تب بھی کچھ نہ ملا بائیں طرف سے آکر مانگا کچھ نہ ملا پیچھے سے آکر سوال کیا تب بھی کچھ نہ پایا کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آج آپ نے تقسیم میں عدل نہ کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر بہت خفا ہوئے اور شدتِ جلال سے تین بار فرمایا خدا کی قسم مجھ سے زیادہ عدل کرنے والا تم کسی کو نہ پاؤ گے پھر فرمایا یہ اُن لوگوں سے ہے جو تم پر مشرق کی طرف سے نکلیں گے وہ قرآن کو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہ اُترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر نہ لوٹیں گے دین کی طرف اور ہاتھ مبارک سینہ پر رکھ کر فرمایا نشانی اُن کی یہ ہے کہ سر کے بال منڈوایا کریں گے ہمیشہ وہ لوگ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ آخر میں دجال کے ساتھ ہوں گے۔ پھر تین بار فرمایا کہ جب تم اُن کو دیکھو تو قتل کر ڈالو وہ لوگ تمام مخلوقات سے بدتر ہیں یہ جملہ تین بار فرمایا۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ شخص نہایت عابد تھا کہ کثرتِ صلوٰۃ سے پیشانی میں اُس کے گھٹا پڑ گیا تھا غرض کہ ان احادیث میں تأمُّل (غور وفکر) کرنے کے بعد ہر شخص معلوم کرسکتا ہے کہ باوجود کثرتِ عبادت اور ریاضتِ شاقہ (مسلسل عبادت) کے وہ شخص اور اُس کے ہم خیال جو واجب القتل اور بدترین مخلوقات ٹھہرے وجہ اس کی سوائے بے ادبی اور گستاخ طبعی کے اور کوئی نہ نکلے گی۔

اس سے ثابت ہوا کہ عبادت کیسی ہی اعلیٰ ہو لیکن اگر ادب نہ ہو تو وہ عبادت ہی بیکار ہے اور اگر ادب ہو تو بڑی غلطی

۵ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الجمل، باب ماذکر فی الخوارج، جلد ۷ صفحہ ۵۵۹، حدیث ۳۷۹۱۷، مکتبۃ الرشد، الریاض)

بھی معاف ہوسکتی ہے کیونکہ یہی کلمہ تو انصار نے بھی کہا تھا چنانچہ عکرمہ سے روایت ہے کہ مالِ غنیمت کے لئے لشکرِ اسلام میں جھگڑے ہونے لگے شدہ شدہ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپ نے حکم دیا کہ سارا مالِ غنیمت حاضر کیا جائے چنانچہ مالِ غنیمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر کر دیا گیا کسی کے پاس ایک دانہ نہ رہا۔اُس وقت اہلِ شجاعت اورلڑنے والے سمجھے کہ یہ مال صرف ہم لوگوں کو ملے گا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کو بحصہ مساوی دینے لگے۔سعد نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں نے صفِ کارزار میں بڑھ بڑھ کر تلواریں چلائیں اور دادِ شجاعت دے دے کر اپنی جانیں گنوانے میں ذرا بھی دریغ نہ کیا کیا آپ اُن کو اُن کے ضعیف اور عاجز لوگوں کے برابر دیں گے جو قابلِ جنگ نہ تھے۔

قربان اس غریب نوازی اور مسکین پروری کے ارشاد ہوا کہ تم لوگ یہ فخر نہ کرو کہ ہم اپنی قوتِ بازو سے فیروز منداور ظفریاب ہوئے ہیں بلکہ یہ اِنہیں ضعفاء کی دعا تھی۔دیکھئے اس روایت میں صحابہ نے وہی کہا جو منافق نے کہا تھا لیکن اُنہیں کچھ نہ کہا گیا بلکہ اُن کی دلجوئی فرمائی اور اچھے تاثرات ظاہر فرمائے۔

گستاخ اور بے ادب ولد الزنا یا ولدالحرام ﴾اب ہمارا تجربہ کھل کر سامنے آ گیا کہ بے ادب اور گستاخ ولد الزنا یا ولدالحرام ہوتا ہے اُس کی تصدیق قرآن مجید سے ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک گستاخ کو ولدالزنا و ولد الحرام فرمایا تو چونکہ وہ عربی تھا زبان دان تھا فوراً ماں کے پاس پہنچ کر تصدیق کرائی تو بات سچ نکلی۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گستاخ کو خود بھی اس کا احساس ہوتا ہے لیکن...؟

اور ہمیں تو سولہ آنے پورا یقین ہوتا ہے کیونکہ ہم اُسے حرام زادہ اگر نہ مانیں تو ہمارے ایمان میں خلل آتا ہے بلکہ ایماندار کے سچے ایمان کی بھی یہی علامت ہے کہ وہ گستاخ و بے ادب کے ولدالحرام اور ولدالزنا ہونے کا یقین کرے چنانچہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب گستاخ اور بے ادب کو قتل کر ڈالا تو پھر اُس کی ماں کو بلوا کر تصدیق چاہی کہ واقعی وہ مقتول حرام زادہ تھا چنانچہ حدیث شریف میں ہے

گستاخ نبوت بھی ولد الزنا نکلا ﴾حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس مقتول کی لاش حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں لائی گئی آپ نے مجمع سے پوچھا، ''أَيُّكُمْ يَعْرِفُ هَذَا''

تم میں سے کون اسے پہچانتا ہے۔

ایک شخص نے عرض کی، ''هذا حرقوص وأمه هاهنا''

اس کا نام حرقوص ہے اس کی ماں زندہ اور یہاں موجود ہے اس کے باپ کا علم کسی کو نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس عورت کو بلوا کر پوچھا، ”ممن ھذا“

حرقوص کا باپ کون ہے؟

اُس نے عرض کی، مَا أدبري إِلَّا أَنِّي كنت فِي الْجَاهِلِيَّة أرعى غنما لي بالزبدة فغشيني شَيْء كَهَيئَةِ الظلمَة فَحملت مِنهُ فَولدت هَذَا [٦]

یعنی مجھے اس کے متعلق اور کچھ علم نہیں۔ زمانۂ جاہلیت میں مَیں زبذہ [ے] پر بکریاں چرا رہی تھی کسی کالی سیاہ شکل والے نے میرے ساتھ جماع کرلیا یہ حرقوص اسی کا حمل ہے۔

فقیر اُویسی غفرلہٗ نے تجسس کیا کہ جو بھی حق مذہب اہلِ سنت کو ترک کرکے یا ویسے بد مذہبی کو اختیار کرتا ہے تو وہ ظالم ولدالزنا یا ولدالحرام ضرور ہوتا ہے۔

فائدہ ظاہر ہے کہ ولدالزنا تو وہ ہے جو اپنے باپ کا نہ ہو اور ولدالحرام وہ ہوتا ہے جو ہوتا اپنے باپ کا لیکن اُس کے باپ سے یہ غلطی ہوئی کہ جماع کے بعد غسل کئے بغیر دوبارہ جماع کرلیا۔ نطفہ ٹھہرا تو وہ ولدالحرام ہے یعنی نطفۂ نجس کی نحوست سے بدعقائد ہونگے بہت سے اعلیٰ خاندان کے لوگ بد مذہب ہوجاتے ہیں اُس کی اکثر اور اصل وجہ یہی ہوتی ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حضرت سیدنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری اُوچی قدس سرہٗ نے فرمایا

یک شی در خواب دیدم مصطفی　　عرض کردم ای حبیب کبریا

سیدان شیعه اولاد تواند　　گفت لا واللّٰہ لا واللّٰہ لا

یعنی ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کی کہ اے حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم بتائیے شیعہ سید آپ کی اولاد ہیں فرمایا خدا کی قسم وہ ہرگز میری اولاد نہیں۔ (کئی بار فرمایا)

ازالۂ وھم فقیر نے اہلِ بیت سادات اور مشائخ وعلماء کی اولاد میں بد مذہب ہوجانے علت (کی وجہ) لکھی اُن کی اولاد ولدالزنا یا ولدالحرام ہوگی جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ بہت سے اچھے خاندانی لوگ بد مذہب ہیں اور ہر بد مذہب یا ولدالزنا

[٦] (الخصائص الکبریٰ، ذکر وقعۃ صفین، جلد۲، صفحہ ۲۵۰، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(فتح الباری شرح بخاری، قولہ باب من ترک قتال الخوارج الخ، جلد۱۲، صفحہ ۲۹۸، دارالمعرفۃ، بیروت)

[ے] زبذہ مدینہ پاک میں ایک مقام کا نام ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب ”محبوبِ مدینہ“

ہوگا یا ولدالحرام۔مقدس خاندانوں کے ادب واحترام کے پیشِ نظر فقیر نے یوں لکھ دیا کہ وہ ولدالزنا نہ ہونگے تو ولدالحرام ضرور ہونگے جبکہ والدین نے جماعِ اولیٰ کے بعد غسل یا وضو کے بغیر دوبارہ جماع کیا یا دورانِ حیض تو وہ نطفہ ولدالحرام ہوگا۔ایسے نطفے بدمذہب،ظالم،چور،ڈاکو،زانی،بدمعاش ہوسکتے ہیں اس پر بعض اہلِ علم دوست فقیر پر ناراض ہوئے کہ آج کل تو عموماً ایسا ہورہا ہے تو پھر اُویسی نے سب کو ولدالحرام کہہ دیا۔اُویسی غریب کون لگتا ہے کہ کسی کو ولدالحرام کہے بلکہ فقیر تو یہ عرض کرتا ہے کہ اہلِ اسلام نیک اور متقی بچے جنیں،غفلت اور سستی کو دور کرکے اپنی نسل کو نوری نسل بنائیں اور یہ رائے اُویسی کی ذاتی نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ثابت ہے۔چنانچہ ابوالشیخ اور الدیلمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِي وَالْأَنْصَارِ وَالْعَرَبِ فَهُوَ لِإِحْدَى ثَلَاثٍ:إِمَّا مُنَافِقٌ، وَإِمَّا لِزَنْيَةٍ، وَإِمَّا امْرُؤٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ فِي غَيْرِ طُهْرٍ . [۸]

یعنی جس نے میری اولاد،انصار اور عرب کا حق نہ پہچانا وہ یا تو منافق ہے یا ولدالزنا یا ایسا آدمی ہے جسے اس کی ماں نے ناپاکی کی حالت میں (اُسے) حمل میں لیا ہے۔



فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

[۸] (الصواعق المحرق،جلد۲،صفحہ۶۷۴،مؤسسۃ الرسالۃ بیروت)